

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



# جو علم خدا کے نام کے بغیر ہو وہ انسانیت کی تباہی کا سبب بنے گا

حضرت مولانا مسید ابو الحسن علیہ السلام دامت برکاتہم

## صدیقیہ کا ٹرست

صدیقیہ اوس النظراء پرنٹنگز ۳۵۸ گارڈن ایسٹ میڈیا ہائچر کراپی... ۲۰۰۹ء



صدیقیہ ٹرست پرنٹنگز ۲۰۰۹ء کراپی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# جو علم خدا کے نام کے بغیر ہو، وہ انسانیت کی تباہی کا سبب ہے گا

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

حضرت مولانا مظاہر نے مدرسہ بہاریہ العلوم صحیتیابانگ کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقع پر یہ تقریر فرمائی تقریر کی اہمیت کے پیش نظر اس کو بہریہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ غور سے پڑھی جائے گی اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على  
سيد المرسلين وخاتم النبيين محمد واله  
وصحبه لجمعين — اعوذ بالله من الشيطن التخيم  
اقراء باسم ربک الذي خلق ه خلق الانسان من علق  
اقراء وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان  
ماله يعلم

بزرگو! دوستوا و بھائیو بے ابھی ہم نے آپ کے سامنے جو آئتیں  
پڑھی ہیں وہ سورہ اقراء کی آئیں ہیں۔ عرصہ سے دستور حیلا آ رہا ہے کہ جب

تمییز خوانی بچ کی ہوتی ہے تو اسی آیت کو پڑھایا جاتا ہے، ابھی تھوڑی دیر پہلے اس مدرسکی عمارت کے افتتاح میں ایک بچی کو مندرجہ بالا آیت پڑھا کر آرہا ہوں۔ میں آپ کے سامنے اس سلسلہ میں کچھ حقیقوں کی طرف منہج کرنا چاہتا ہوں۔

**حضرات:** یہ بات یہی سوچ اور غور کرنے کی ہے کہ رسول الکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے اشائے اور الامام سے نبوت کا منصب حب ملنے والا تھا، اس وقت حالات کے تلقائے، مکرم مکرمہ، جزیرۃ العرب اور ساری دنیا کے حالات کو دیکھ کر حضرت آپ کے اندر پیدا ہوئی، اور پھر اس سوچ بیرونی اور فکر کرنے آپ کو غار حراء میں کئی کمی دن عبادت کرنے پر بھجو رکردا اور حب اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور حکم سے حضرت علیہ علیہ السلام کے پانچ سو سال بعد پہلی مرتبہ آسمان کا زمین سے وحی کے ذریعہ پہلا تعلق قائم ہوا ہے۔ اس وقت اگر تمام دنیا کے ذہین ترین دانش دروں مفکروں، معلمین، فلسفیوں اور جنیں ترین السائلوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ غور و فکر کر کے بتائیئے کہ پانچ سو سال بعد پہلی مرتبہ وحی آئے والی ہے لیے موقع پر اس دنیا کو کیا پیغام ملنے والا ہے، اس کو کس بات کی تعلیم دی جانے والی ہے، آپ کے سامنے ساری دنیا کے حالات میں، پوری لفڑی انسانی کی بیماری، اس کی جہالت، ناسیحی، خالق کائنات سے ناداقیت کروڑوں معبودوں کی پرستش ہو رہی ہے، تمام لوگوں پر گویا شرک کا شامیاز ساتنا ہوا ہے، یہ وحی لیے ملک میں نازل ہو رہی ہے جونا خواہ۔

ہے جس پر یہ وحی نازل ہو رہی ہے وہ خود بھی ناخواندہ امی ہے، اس کی پوری قوم ان پڑھتے ہیں دیلوں میں بھی ان کو امیں کے لقب سے پکارا ہے اور کہا ہے: "لَئِسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمَّةِ مِثْيَانَ مَسَبِيلَ" اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو امی کے لقب سے نوازتا ہے جو آپ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے لیے موقع پر ذمین ترین انسان بھی یہ پیشیں گوئی نہیں کر سکتے تھے کہ پہلی وحی میں اقراء، علم اور قلم کا تذکرہ ہو گا، اس لیے کہ پورے مکہ مکرمہ میں طبی شکل سے تلاش بسیار کے بعد بھی شاید دو چار قلم مل سکتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھر ابھٹ اور پیشانی کے عالم میں حضرت خدیجہ صنی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ آپ کو لپٹے عزیز پرور قم بن لوقل کے پاس لے گئیں۔ جن کے متعلق اس وقت کہا جاتا تھا کہ وہ لکھتے پڑھتے تھے کویا یہ بڑا کار بنا تھا کہ وہ پڑھتے لکھتے تھے۔ لیے ناخواندہ ماحول میں ایک امی پر وحی کا جو پلا لفظ نازل ہوتا ہے وہ اقراء کا لفظ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اب جدور آئے والا ہے وہ پڑھنے لکھنے کا دور آئے والا ہے۔ علم اور قلم کا واحد شروع ہونے والا ہے لیکن حرف پڑھنا کافی نہیں کہ بعض اوقات صرف پڑھنے نے زہر کا کام کیا ہے، اس پڑھنے نے فکری غارت گری اور وحشت و بربریت سکھائی ہے، جنگل کا طریقہ سکھایا ہے، ہزاروں لاکھوں انساںوں کو ایک بزم اور زہر میں گیس کے ذریعہ مارنے اور انسانی آبادی کو تھس نس کرنے کا طریقہ سکھایا ہے۔ علم کی تباہی و بیبادی کے بہت سے کام لیے گئے، اب بھی سائنس اور

مکنالوجی سے الساقوں کو تباہ و برباد کرنے کا کام لیا جا رہا ہے۔ اس لیے غالباً علم معتبر نہیں۔ یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے۔ اس نے پہلا فقط اقراء کہا، آپ پڑھئے۔ اب پڑھنے کی حضورت ہے۔ علم کو دنیا میں پھیلنا چاہیے، علم صحیح، علم فوجید، علم رباني، علم اخلاق، علم خودشناصی و خداشناصی جس علم میں یہ نہ ہوں وہ علم معتبر نہیں۔ آج دنیا میں جو تباہی و بربادی اُرسی ہے، یا انسان کشی ہی نہیں قوموں کی قومیں اور ملکوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے جو ایم بم ایجاد ہوئے میں جو ایم کے لیے جو ایجادات ہوں ہی میں وہ سب اس علم کا کارنامہ ہے جو خدا کے نام کے بغیر ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اقراء کے ساتھ یہ شرط لگاتا ہے کہ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیے گا جب اس علم کا فائدہ ہوگا۔

میں تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے آپ سے کتاب ہوں کہ اگر دنیا میں الفاسف کے ساتھ تاریخ لکھی جائے اور یہ تحقیق کی جائے کہ علم کے کب اپنا لاستہ بدلا، وہ کب تعمیر کے بجائے تحریک کا ذریعہ بنتا تو ایک منصف آدمی یہ بتائے گا کہ جب سے علم کا رشتہ خالق اور مالک اور رب کائنات سے ختم ہو گیا جب ہی سے یہ تباہی و بربادی آئی جو علم اللہ تعالیٰ کے نام سے الگ ہو کر چلا دہ قابل احتیاط نہیں رہا، اس علم سے خدا کی پناہ ناممکنی چاہیئے تو پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ہمارا خالق کون ہے، ہمارا مالک اور پابن ہا رکن ہے۔ بڑے بڑے دانشوروں، معلموں اور فلسفیوں کو جب یہ نہیں معلوم کر ان کا پیدا کرنے والا کون ہے، نیکی اور بدی میں کیا فرق ہے، ہمارا خالق

بہم سے کیا چاہتا ہے، وہ ہمیں کون ساعقی و دبیتا ہے، وہ ہمیں کس راستے پر لگانا چاہتا ہے، وہ ہمیں اس کائنات، عام النازلین اور اس دنیا اور اس کے انعام کے متعلق اور اپنی ذات کے متعلق ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہیئے۔ جب ان بنیادی سوالات کا صحیح علم نہ ہو تو ہم اس زہر میں یہ خاتم ہے کہ وہ ایک منٹ میں سیڑوں النازلین کو تباہ و برباد کر سکتا ہے لیکن یہ نہ معلوم ہو کہ ہمارا پیدا کرنے والا کون ہے ہماری صلاحیتیں اور اراضی سب اس کے قیصے میں ہیں، وہ عالم الغیب ہے تو اس علم کا کوئی فائدہ نہیں۔

قرآن مجید کرتا ہے طبیعی پسند اس رب کے نام سے جس نے انسان کو پیدا کیا خون کے ایک لوٹھرے سے جس انسان کو الٰہ تعالیٰ نے خون کے ایک لوٹھرے سے پیدا کیا وہ انسان کس طرح اپنی حقیقت کو فراموش کر کے غور و تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے اور سچھ خون ریزی اور جبر و تشدید کا بازار گرم کر دیتا ہے آج انسان اپنی حقیقت بھولتا جا رہا ہے۔ آج یورپ والمریکہ اس حقیقت کو بھولتا جا رہا ہے، ہمارا ہندوستان بھی اب اس حقیقت کو بھولنا جا رہا ہے حالانکہ یہاں اس کے جانش کے ذریع جتنے پسلے تھے۔

انتہی اب بھی میں۔ سچھ جب اسلام آیا تو گھر گھر پیات پھیل گئی۔

”أَفَرَأَيْتُمْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الْأَذِي عَلِمَ بِالْقَمَ“

آپ دیکھئے کہ اس امت نے مقولوی سی مدت میں کتنا بڑے طے کتب خلائے قائم کر دیئے۔ یورپ کے طے طے بادشاہوں کے پاس درجنوں کی تعداد میں بھی کتابیں نہیں تھیں، لیکن جب سے مسلمانوں کی

میں کتب خالتوں کا رواج ہوا تو ہر فن میں انھوں نے ہزاروں اور لاکھوں کتابیں تیار کر کے پوری دنیا میں پھیلایا دیں۔ یہ سب قلم اور علم کی بڑیت ہوا، پہلی دھمی نے یہ بتا دیا کہ اب علم اور قلم کا دور شروع ہوئے والا ہے اور اس امت کا رشتہ قلم کے ساتھ قائم ہے گا، ہزاروں الفاظات آئیں گے لیکن مسلمانوں کا رشتہ قلم سے کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

ہندوستان ہی کو دیکھ لیجئے، مسلمانوں میں کتنے طبقے ٹھیکھیں اور مفکرین پیدا ہوئے، حضرت مجدد الف ثانی، شیخ شرف الدین یحییٰ منیری، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، پھر اردو ادب و شاعری کی تاریخ میں علامہ اقبال جیسے شاعر و فلسفی و مبصر و مفکر کو دیکھ لیجئے کہ دنیا ان کے کلام پر سر دھن رہی ہے۔

**حضرت:** آج پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں کا مخصوص کلچر ختم ہو جائے، علم سے ان کا رشتہ ٹوٹ جائے، اردو سے نادم رہیں، اپنے مخصوص عقیدے اور اسلامی تہذیب سے ان کا واسطہ ختم ہو جائے اس کی پوری تیاری کر لی گئی ہے کہ مسلمان فکری و اغفاری اور تہذیبی ارتقاء میں مبتلا ہو جائیں۔ اس کا پورا منصوبہ تیار ہے، لیے سنگین حالات میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمان جگہ جگہ مکاتب و مدارس قائم کریں، محلوں اور مساجد میں صباحی و شبیہ مکاتب قائم کیے جائیں یہ امت محمدی ہے علم اور قلم سے اس کا رشتہ جوڑا گیا ہے، بغیر علم کے مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا، قرآن و حدیث علم کے ذریعے ہمیں جو

خالق بتائے گئے ہیں۔ ان کے جانے بغیر ۴ دین نہیں رہ سکتا، بعض تہذیب اور ان کے پیشوادا چاہتے ہیں کہ علم پھیلنے نہ پائے کہ علم میں ان کو اپنی طوت نظر آتی ہے اس کی مثال میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں اس واقعہ سے دل کرتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ ایک بار مجھر دل نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں مقدمہ دائر کیا کہ ہوا کی وجہ سے ہم کو پڑیانی ہوتی ہے۔ اور ہم کہیں نہ ہر نہیں پاتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ہوا کو حافظ کر لیا جائے۔ جب ہوا دربار میں حاضر کی گئی تو مجھراں نے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ جب تک مدعی نہ ہو اس وقت تک غیصل نہیں ہو سکتا۔ یہی حال علم کا ہے کہ جب تک علم صحیح نہ ہوگا اس وقت تک یہ دین باقی نہیں رہے گا۔

حضرات! اب ہمارا اور آپ کا بنیادی کام یہ ہے کہ علم دین کو پھیلائے کیلئے یا مسلمانوں کو مسلمان باقی رکھنے کے لیے آئندہ رسولوں کے دین اور عقیدے اور تہذیب اور اسلامی شخص کی ہے حفاظت اور بقا ہے کے لیے ٹیکے پیمانے پر دینی مکاتب اور مدارس قائم کریں اپنے بچوں کو کفر والیان کا فرق بتائیں شرک و بُت پرستی کی شناخت ان کے دل و دماغ میں بٹھایں۔ اولاد بات کی صنمانت حاصل کریں کہ ہمارے بچے آئندہ اسلام پر قائم رہیں گے۔

بشکریہ

تعمیر حیاتِ نحمدُ، ۲۵ جولائی ۱۹۹۶ء / صفحہ ۳۳